احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 28- مئی 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعرات 28 مئی 1998ء | 1419 ہجری 28 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 111

بیت الذکر کی تعمیر

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی سجدہ گاہ تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بناتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المساجد)

بیلجیئم میں ایک عظیم الشان بیت الذکر تعمیر کرنے کی تحریک

اس سے جماعت کو برکت ملے گی اور کثرت سے لوگ جماعت میں داخل ہونگے

براہ راست مجھے سنا کریں اس سے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی

جماعت احمدیہ بیلجیئم کے جلسہ سالانہ 1998ء سے 3- مئی 1998ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

جماعت احمدیہ بیلجیئم کا جلسہ سالانہ یکم تا 3 مئی منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یکم مئی کو خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ اس خطاب کا خلاصہ الفضل 5 مئی 98ء میں شائع ہو چکا ہے۔ 3 مئی کو حضرت صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

حضرت صاحب نے سب سے پہلے کامیاب جلسہ کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر پہلو سے اپنے حسن و خوبی میں گزشتہ سال کے جلسہ سے بہتر رہا ہے۔ گزشتہ سال جلسہ کی مدت دو دن تھی اور کل حاضری 297 تھی جبکہ امسال جلسہ کی مدت تین دن رہی ہے اور 69 مہمانوں کو شامل کر کے کل شامل ہونے والوں کی تعداد 598 ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس ذکر کے ساتھ میں آپ کو بیلجیئم ملک کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ بیلجیئم کی حکومت اور تمام افسران جو مہاجرین کے معاملہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کا ہمیشہ سے جماعت کے لئے نرم گوشہ رہا ہے۔ جماعت کے لئے وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور اسے قائم رکھنا آپ کا فرض ہے۔ (احسان کا بدلہ احسان سے دینے) کے تحت دو طرح سے ان کے احسان کا بدلہ اتارنا ہے۔ ایک اس طرح کہ ہم اہل بیلجیئم سے انتہائی حسن سلوک کریں اور کسی قسم کی ایسی شکایت ان کے دل میں پیدا نہ ہو کہ فلاں احمدی کی وجہ سے ہمیں مالی نقصان پہنچا یا فلاں احمدی کی وجہ سے ہماری عزت کو نقصان پہنچا۔ دوسرے حکومت بیلجیئم کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے اور بحیثیت ملک ترقیات عطا فرمائے۔ ان کی ترقیات سے جماعت بیلجیئم کی ترقیات بھی خود بخود وابستہ ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک خاص بات یہ ہے کہ جرمنی سے آنے والے ہوں یا کسی اور ملک سے ان کو بار بار نصیحت کر چکا ہوں کہ خدا کے واسطے پناہ کی خاطر جھوٹ نہ بولو ورنہ یہ پناہ شیطانی پناہ بن جائے گی لیکن بہت سے لوگ اپنی خود غرضی میں یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر سچ بولا تو ہمارے خلاف جائے گا جھوٹ کے خدا کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ جو بھی ایسا کرتا ہے وہ اللہ کے حضور جوابدہ ہو گا اور اس کی یہاں پناہ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اس لئے یاد رکھیں کہ مقابلہ خدا اور شیطان یعنی جھوٹ کے درمیان ہے۔ ہر گز پرواہ نہ کریں کہ سچ کے نتیجے میں آپ کو اس ملک سے نکالا جائے گا۔ خدا سب جگہ کا خدا ہے۔ ہجرت میں برکت رکھتا ہے تو وہی رکھتا ہے۔ اگر اللہ کی پناہ اٹھ جائے تو پھر کوئی پناہ باقی نہیں رہتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں کے لوگ سچ کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر سچ بولیں گے تو یہاں بھی یا جہاں بھی خدا کی تقدیر آپ کو لے جائے خدا کے فضلوں کی تقدیر آپ کے ساتھ رہے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر پہلے جھوٹ بولا تھا تو اب توبہ کریں۔

حضرت صاحب نے ایک اور نصیحت بیلجیئم میں بیت الذکر بنانے سے متعلق فرمائی۔ اور فرمایا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ اس پر توکل کرتے ہوئے عہد کریں کہ ہم بیلجیئم میں ایک عظیم الشان بیت الذکر بنائیں گے جو عظیم الشان اس پہلو سے ہوگی کہ جتنے احمدی ہیں مردوں اور عورتوں کو وہ سمیٹ سکے گی اور بڑھتی ہوئی توقعات کو بھی آئندہ چند سال تک پورا کر سکے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سال میں جماعتوں کو خاص طور پر یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھروں کی طرف توجہ کرو۔ اگر خالصۃً خدا کی طرف جھکتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کا گھر تعمیر کیا جائے تو اللہ اسے بہت برکت دیتا ہے اور ان لوگوں کی اولاد اور نسلوں کو برکت دیتا ہے۔ اللہ کا گھر بنانے میں خلوص سے حصہ لیں اس سے جماعت کو بہت برکت ملے گی اور کثرت سے لوگ جماعت میں داخل ہوں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج بیلجیئم کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ یہاں عظیم الشان بیت الذکر بنائی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر یہاں موجودہ جگہ میں تعمیر ممکن نہ ہو کیونکہ یہ جگہ چھوٹی ہے اور پارکنگ کے مسائل بھی ہوں گے تو کسی اور جگہ بڑا پلاٹ لے لیں اور ایسی اچھی بیت الذکر بنائیں کہ سارے بیلجیئم کے احمدی دور دور سے آئیں اور اپنے دوستوں کو بھی لے کر آئیں تو اس میں گنجائش ہو۔ بیت الذکر کے ساتھ دفاتر بھی تعمیر ہو سکتے ہیں جہاں ہر قسم کی ضرورتیں پوری ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ تیسرا پیغام یہ ہے کہ اتنی عظیم الشان بیت الذکر کی تعمیر ہو اور مالی قربانی میں آپ پیچھے ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔ مالی قربانی میں بہت سے لوگ بہانہ بنا کر اپنی آمد کم ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرح چندہ دہندہ میں شمار ہو جاتے ہیں مگر جتنا چندہ خدا کے نزدیک ان کو دینا چاہئے اتنا نہیں دیتے۔ اس طرح خواہ مخواہ خدا کو دھوکہ دینے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تو وہ دھوکہ نہیں دے سکتے۔ حقیقت حال یہی ہے کہ آخری تجزیہ میں وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے۔ جو لوگ خدا کا حق کھاتے ہیں وہ اس خدا کا حق کھاتے ہیں جس نے ان کو عطا فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں کے اموال میں، جانوں میں، اولادوں میں برکت نہیں رہتی اور وہ نہیں جانتے کہ کیوں طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کی ذات کا فائدہ تقاضا کر رہا ہے کہ اللہ کے حضور سچے طریق پر گردن جھکائیں اور جو کچھ اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے اسی کی خاطر اسے دیں اور اتنا دیں جتنا وہ چاہتا ہے۔ اگر آپ سچائی کے ساتھ قربانی کے دور میں داخل ہو جائیں تو پھر آپ کو بیت الذکر بنانے کی توفیق ملے گی، ضرور ملے گی لیکن ۱۴

۱۴

ایسا نہ ہوا تو پھر کبھی بھی بیت الذکر بنانے کی توفیق نہیں ملے گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے اور دل کے بخل سے نجات بخشے۔ اگر دل کے بخل سے خدا نجات بخشے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سچی غنیٰ یہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آخری بات یہ ہے کہ براہ راست مجھے سنا کریں۔ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ڈش انٹینا لگائیں۔ اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ اگرچہ بہت سے علماء ہیں، بہت اچھی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے کان میری باتوں کے سننے کے عادی ہیں اور جس طرح میری باتوں پر عمل کرتے ہیں کسی اور کی باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ میری باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے براہ راست ان باتوں کو سن کر دیکھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں اللہ کے فضل کے سے قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود..... کی باتیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں یہ میرا ہی کام ہے۔ مجھے ہی اللہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ اس نے مجھے جماعت کا سربراہ بنایا ہے۔ یہ وہی ہے جس نے میری آواز میں برکت رکھ دی ہے کہ آپ اسے سننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے ہاں براہ راست خطبات سننے کا انتظام ہو جائے کم از کم ہفتہ میں ایک دفعہ خود دیکھیں اور سنیں تو اس کے نتیجہ میں میں امید رکھتا ہوں کہ بہت برکت ملے گی۔ اگر یہ کریں تو آپ کو ایک بیت الذکر ہی نہیں بہت سی بیوت الذکر بنانے کی توفیق ملے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں میری امنگیں پوری فرمائے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن 15 تا 21 مئی 1998ء)

مجاہدین تحریک جدید زندہ جاوید ہیں

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

○ دفتر اول کے مجاہدین کا ایک خاص مقام ہے یہ گروہ زیادہ تر حضرت بانی جماعت احمدیہ کے رفقاء اور بعد میں آنے والے بزرگوں پر مشتمل تھا۔ ان کا حق ہے کہ ان کی قربانیوں کو ان کی زندگیوں کے بعد بھی جاری رکھا جائے اور ان مجاہدین کی اولادیں اپنے آباء کی قربانیوں کو از سر نو زندہ اور تاقیامت زندہ رکھیں اور اپنے اور اپنی نسلوں کے گھروں کو بھی برکتوں سے بھر لیں۔"

(الفضل 29- اکتوبر 1984ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

آج کا دن

۲۸- مئی 28th May

تاریخ احمدیت

1903ء تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاح ہوا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام جس کا آغاز یکم جنوری 1898ء کو پرائمری سکول سے ہوا تھا فروری 1900ء میں ہائی سکول بنا۔ اس کے تین سال بعد ترقی دے کر کالج بنا دیا گیا جو "تعلیم الاسلام کالج" کے نام سے موسوم ہوا۔

"تعلیم الاسلام کالج" کا افتتاح 15- مئی 1903ء کو قرار پایا تھا مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ناسازی طبع کے باعث 28 مئی 1903ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔ یہ موجودہ دنیا میں غالباً پہلا کالج تھا جس کی افتتاحی تقریب ہر قسم کی عرفی رسومات سے بالکل منزہ تھی۔ اس موقعہ پر اگر کالج کی طرف سے حکام کو دعوت دی جاتی تو وہ ضرور شریک ہوتے۔ مگر ایک ایسے مذہبی کالج کے افتتاح پر جس کے قیام کی واحد غرض دینی عظمت اور مذہبی تعلیم کی اشاعت ہے حکام کی شمولیت محض تکلف سمجھی گئی۔ چنانچہ نہ اس میں دعوت کے کارڈ جاری ہوئے نہ اس میں کسی پارٹی کا اہتمام کیا گیا بلکہ سیدھے سادھے طریق پر محض دعا کے لئے ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔

28- مئی 1903ء کو صبح ساڑھے چھ بجے کے بعد احاطہ سکول میں بورڈنگ ہاؤس اور اس کے درمیانی میدان میں ایک شامیانہ نصب کیا گیا۔ شامیانہ کے نیچے شمالی جانب ایک عارضی چبوترہ بنایا گیا جس پر اراکین مدرسہ اور دوسرے معززین کے لئے کرسیاں بچھائی گئیں اور جنوبی طرف ایک میز رکھی گئی میز پر دائیں جانب قرآن کریم اور بائیں جانب کرہ ارض رکھا تھا۔ میز کے سامنے طالب علموں کی ورزش کے لئے ایک ستون قائم کیا گیا۔

جلسہ کی اصل غرض تو صرف یہ تھی کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ قدم رنجہ فرما کر دعا کریں اور اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد بھی فرمائیں اور اسی لئے پہلے بھی یہ جلسہ ملتوی کر دیا گیا تھا مگر افسوس اس روز بھی حضرت صاحب خرابی صحت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے اور اپنی طرف سے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو اپنا پیغام دے کر بھجوایا۔ چنانچہ عین اس وقت جبکہ سب کی نظریں دروازے کی طرف اپنے محبوب آقا کے استقبال کے لئے لگی ہوئی تھیں۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے کھڑے ہو کر حضرت اقدس کا پیغام سنایا اور یہی پیغام جلسہ کی افتتاحی تقریر کہنا چاہئے۔ انہوں نے فرمایا۔

"حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دے کر روانہ کیا ہے۔ میں نے آپ کی خدمت میں تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت بیمار ہوں حتی کہ چلنے سے بھی معذور ہوں لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کر سکتا ہوں۔ کہ ادھر جس وقت افتتاح کا جلسہ ہو گا۔ میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا۔ یہ کلمہ اور وعدہ حضرت صاحب کا بہت خوشکن اور امید دلانے والا ہے۔ اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا۔ اور اگر اب نہیں لائے تو دعا کریں گے اور یہ بھی خیر و برکت کا موجب ہو گی۔" حضرت مولوی صاحب اس قدر تقریر فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے۔

پھر حضرت مولانا نور الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ کی باضابطہ کارروائی شروع ہوئی۔ اولاً تعلیم الاسلام کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ سکول نے جو فوق العادت ترقی کی ہے وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ظاہری اسباب کے لحاظ سے طلبہ' ان کے والدین اور دوسرے احباب کو اس کی مالی اعانت میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ حضرت نواب صاحب کے بعد حضرت مولوی صاحب نے نہایت لطیف اور باموقع اور برجستہ صدارتی خطاب فرمایا۔ چنانچہ آپ نے میز پر رکھے ہوئے قرآن مجید اور کرۂ ارضی نیز سائبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ تم کو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے جس سے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی اصل جڑھ یہ تھی کہ فضل الٰہی کا سائبان بھی ان پر تھا۔ کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی و دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایہ ہو پھر کتاب پر دستور العمل ہو۔ اس کے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو توفیق دے کہ فضل خدا کا سایہ تم پر ہو۔ اس کی کتاب دستور العمل ہو۔

کرہ زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو۔

حضرت مولوی صاحب کی اس تقریر کے بعد مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں دعا پر یہ افتتاحی رسم ختم ہوئی۔ جلسہ کے بعد حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہونے کی اطلاع دی تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ

"رات سے مجھ کو دل کے مقام پر درد ہوتی تھی اس لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ لیکن میں نے اسی حالت میں بیت الدعا میں نماز میں اس کالج کے لئے بہت دعا کی۔ غالباً آپ کا وہ وقت اور میری دعاؤں کا وقت ایک ہی ہو گا۔ خدا تعالیٰ قبول فرماوے۔"

سٹاف کالج کے پرنسپل حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے آپ کے علاوہ مندرجہ ذیل بزرگ سٹاف میں شامل تھے۔

2- حضرت مفتی محمد صادق صاحب (مینجر و پروفیسر منطق و سپرنٹنڈنٹ)
3- حضرت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل (پروفیسر فارسی)
4- حضرت مولانا نور الدین صاحب (پروفیسر دینیات)
5- حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (پروفیسر ادب عربی)

کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کالج کے ڈائریکٹر تھے جن کا قریباً سارا وقت کالج کے لئے وقف تھا۔ آپ سکول کے علاوہ کالج کو بھی گرانقدر عطیہ دیتے تھے بلکہ کالج کی بہت سی ضروریات کے کفیل آپ ہی تھے۔

فیس "تعلیم الاسلام کالج" دو سال تک برابر کامیابی سے چلتا رہا۔ اس کے نتائج بھی عمدہ تھے مگر حکومت کے کالج یونیورسٹی کمیشن کی کڑی شرائط کے باعث اسے بند کر دینا پڑا۔ تاہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعائیں قریباً چالیس سال بعد پھر رنگ لائیں اور 1944ء میں قادیان میں ہی اس کا دوبارہ اجراء عمل میں آیا اور تقسیم کے بعد ربوہ میں باقاعدہ جاری ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 321)

تاریخ عالم

1972ء ڈیوک آف ونڈسر' ایڈورڈ ہشتم' نے وفات پائی وہ انگلستان کا بادشاہ تھا اور اس نے اپنے عشق کی خاطر انگلستان کے تاج و تخت کو اس وقت تج دیا جب اس سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔

ایڈورڈ ہشتم شہنشاہ سلطنت برطانیہ نے بادشاہ انگلستان بننے کے بعد مسز سمپسن سے شادی کا ارادہ کیا۔ مسز سمپسن کی اس سے پہلے دو دفعہ شادی ہو چکی تھی جبکہ ایڈورڈ ہشتم ابھی کنوارے تھے۔ لیکن عشق و محبت میں تو کوئی حدیں مقرر کی جا سکتی ہیں نہ ہی کوئی قدغنیں لگائی جا سکتی ہیں۔ مگر برطانیہ کے قدامت پسند حلقوں اور مذہبی راہنماؤں میں ایک ہلچل مچ گئی اور وزیر اعظم اسٹینلے بالڈون اور برطانیہ کے بشپ آف بریڈ فورڈ ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو ہنٹ نے چرچ آف برطانیہ کے نام پر بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ یا تو وہ مسز سمپسن سے شادی کا ارادہ ترک کر دیں یا از خود تخت و تاج برطانیہ سے دست بردار ہو جائیں۔

اس موقعہ پر عشق کو فتح ہوئی اور 10- دسمبر 1936ء کو ایڈورڈ ہشتم اپنے چھوٹے بھائی جارج ششم کے حق میں دست بردار ہو گئے اور فرانس جلاوطن ہو گئے جہاں انہوں نے ایک عام آدمی کی حیثیت سے مسز سمپسن سے شادی کی اور بقیہ زندگی پیرس ہی میں گذاری۔

☆......☆......☆......☆

استغراق

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں۔ چیخ رہی ہیں۔ چلا رہی ہیں اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں۔ یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان کتابیں عربی۔ اردو۔ فارسی کی ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صفحہ 48)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر سعود احمد خان

علم و عمل اور انکساری کا مجسمہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب

حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ان رفقاء میں سے تھے جو اگرچہ اعلان بیعت پر 1889ء میں تو شامل جماعت ہونے والوں میں سے نہ تھے بلکہ اس کے آٹھ سال بعد 1897ء میں بیعت سے مشرف ہوئے لیکن اپنے تقویٰ اور طہارت اور خدمت دین کے اعتبار سے بہت نمایاں مقام کے حامل بنے۔

پیدائش- وطن اور خاندان:-

آپ کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ضلع سرگودھا کی ایک مقامی قوم رانجھا سے تھا۔ آپ اسی ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں "ادرحمہ" میں پیدا ہوئے۔ آپ کا یوم پیدائش 24 دسمبر 1875ء تھا۔

آپ نے بی اے کا امتحان دیا اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی میں ساتویں پوزیشن کے امتیاز کے ساتھ پاس ہوگئے۔ ایسی نمایاں کارکردگی پر آپ کا انتخاب صوبہ میں اعلیٰ سول سروس کے لئے ہوگیا۔ لیکن آپ تو طالب علمی کے زمانہ میں چونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پاس قادیان ہو آئے تھے اس لئے فطری نیکی نے غلبہ کیا اور جی میں یہ ٹھان لی کہ خدمت دین حقہ کے لئے حضرت صاحب کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ جانا چاہئے۔ پس آپ قادیان آگئے والد محترم بھی ساتھ تھے۔ اسی زمانہ میں ہی آپ کو اعلیٰ سول سروس میں منتخب کئے جانے کی چٹھی ملی۔ آپ نے اس کو پھاڑ کر کہیں پھینک دیا تاکہ آپ کے والد صاحب کو اس کا علم نہ ہو وہ ابھی تک بیعت سے مشرف نہ ہوئے تھے اور ان پر سرسید احمد خان کے خدمت ملی سے متعلق پروگرام کا اثر تھا کہ مسلمان نوجوان مغربی تعلیم پاکر حکومت میں اعلیٰ مناصب پر فائز ہوں۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب نے 1896ء میں میٹرک کیا اور 1897ء میں جبکہ آپ ابھی ایف اے کے طالب علم تھے قادیان جاکر دستی بیعت کی' آپ کے ایک بیان سے جو آپ نے 10 نومبر 1930ء کو ذکر حبیب کی مجلس میں ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا تعلق ہے تو اس پر کبھی آپ کو شک نہیں ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا:-

"میں بچپن سے احمدیت میں داخل ہوں۔"

البتہ دستی بیعت آپ نے 1897ء میں کی جب آپ اس بقر عید کے موقع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کے ساتھ قادیان حاضر ہوئے جب کہ حضرت اقدس کے الہام کے مطابق لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی پوری ہوئی تھی اس وقت آپ فارمین کرسچین کالج لاہور میں سیکنڈ ایئر کے طالب علم تھے آپ کا نام حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں مخلصین کی فہرست میں شامل فرمایا اور پھر انجام آتھم میں 313 احباب میں بھی آپ کا نام تحریر فرمایا۔

قادیان میں سکونت اور خدمات

دینیہ کی ابتدا:- بی اے پاس کرنے کے بعد جب آپ ایک دفعہ قادیان آگئے تو بس یہیں کے ہو رہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی آپ میں وہ جوہر قابل دیکھ لیا تھا جس کی سلسلہ کو آئندہ سخت ضرورت پڑنے والی تھی ادھر مولانا شیر علی صاحب کو بھی حضرت صاحب سے قربت حاصل ہونے کا اشتیاق تھا اور بیعت کے بعد طالب علمی کے زمانہ میں ہی سوچا کرتے تھے کہ آیا حضرت صاحب مجھ کو جانتے پہچانتے بھی ہیں یا نہیں۔ ایک دفعہ حضرت حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ آٹا پسوانے کے لئے ایک مددگار ساتھی کی ضرورت ہے حضرت صاحب نے فرمایا۔ میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ۔ حضرت مولانا صاحب بہت خوش ہوئے۔

اب آپ کا قادیان میں مستقل آجانا حضرت صاحب کے لئے بھی بہت خوشی کا موجب تھا لیکن آپ کی صحت کی کمزوری کی بناء پر تشویش بھی تھی۔ چنانچہ ایک بار آپ کے بازو کو پکڑ کر فرمایا۔ "میں تب خوش ہونگا جب شیر علی کا بازو دوگنا موٹا ہو جائے گا" آپ کے والد صاحب جو ابھی احمدی نہ تھے آپ کے قادیان سکونت اختیار کرنے پر آپ کو چھوڑنے آئے تھے حضرت صاحب نے ان سے فرمایا۔ "بے شک آپ چلے جائیں ہم خود ان کا خیال رکھیں گے" اور حضرت مولانا سے فرمایا۔ "شیر علی دودھ بہت پیا کرو" آپ نے بھی حضرت صاحب کا فرمان اس طرح گرہ میں باندھ لیا کہ بعض اوقات روٹی نہ کھاتے دودھ پی کر گزارا کرتے اور رفتہ رفتہ چوبیس گھنٹے میں سولہ سیر دودھ پی لیتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی توجہ اور دعا کی برکت سے آپ کی صحت بہت اچھی ہوگئی اور نصف صدی تک آپ کو خدمت دین کی توفیق ملی۔ شروع میں یعنی 1899ء میں آپ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور 1903ء سے 1905ء کے مختصر سے عرصہ کے علاوہ 1910ء تک اسی منصب پر فائز رہے۔ 1901ء میں ریویو آف ریلیجنز شائع ہونا شروع ہوا تو اس عظیم علمی خدمت میں وہ قلمی معاونت کی کہ آپ کے قلم کا لوہا غیروں کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔ جب جناب مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ انجمن اشاعت (-) لاہور قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی اہم خدمت پر مقرر ہوئے تو رسالہ کو ایک ایڈیٹر کی ضرورت پڑی لیکن چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خود اس خدمت پر متعین کیا تھا اس لئے امام جماعت اول حضرت مولانا نور الدین صاحب نے مولانا شیر علی صاحب کو ریویو کا اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ لیکن ابھی جبکہ آپ باقاعدہ اس خدمت پر مامور نہ ہوئے تھے اور سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے آپ رسالہ کی قلمی معاونت اپنے قلم سے کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ نے دیگر مضامین کے علاوہ جو ایک قسط یا دو قسطوں پر مشتمل ہوتے تھے بعض سلسلہ وار مضامین بھی تحریر فرمائے۔ آپ کا مضمون مہدی آخر الزمان 1908ء میں پانچ شماروں میں شائع ہوتا رہا۔ جو 125 صفحات پر پھیلا ہوا تھا۔ ایک مضمون آپ نے اسی زمانہ میں یعنی 1909ء میں نزول مسیح شروع کیا جو آپ کی نائب ادارت کے زمانہ کے پہلے سال 1910ء میں اختتام پذیر ہوا۔ 1912ء میں اشاعت (-) کے عنوان پر ایک سلسلہ وار مضمون 320 صفحات میں شائع ہوا اور نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں نے بھی اس کو اس قدر بہ نظر تحسین دیکھا کہ امرتسر کی مشہور پبلشنگ کمپنی "وکیل بک ایجنسی" نے اپنے خرچ پر چھپوا کر اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ تیسرا اہم مضمون ایک پادری ٹسڈل کی کتاب ینابیع الاسلام کے جواب میں "ینابیع الاسلام" پر ریویو شائع ہوا جس کی ضخامت 213 صفحات تھی اس ریویو کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ینابیع الاسلام کو اغیار نے اسقدر اہمیت دی تھی کہ اگرچہ اس کا لکھنے والا جرمن تھا اور غالباً کتاب فارسی میں لکھی گئی کیونکہ وہ جرمن پادری ایران میں متعین تھا لیکن اس کا انگریزی ترجمہ سر ولیم میور مستشرق نے کیا۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب نے اس کا ایسا مسکت اور مدلل جواب لکھا کہ دیدہ باید اسی طرح قبر مسیح پر بھی ایک لمبا سلسلہ مضامین کا لکھا۔

آپ کی ایک اہم کتاب قتل مرتد کے عنوان سے ہے۔

انگریزی ترجمہ:-

اس کے بعد حضرت مولانا شیر علی صاحب کو ایک ایسے کام کی طرف متوجہ ہونا پڑا کہ پھر وہ آپ کی زندگی بھر ساتھ رہا اور آخر کار ایک پہلو سے اس کو مکمل کرکے اور دوسرے پہلو سے اس کی تکمیل کی راہ استوار کرکے آپ اس عالم فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ وہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا عظیم الشان کام تھا۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی انگریزی لیاقت مسلّم تھی۔ لیکن آپ کی باریک بینی نے یہ گوارہ نہ کیا کہ وہ بعجلت اس کام کو سرانجام دیں جس کے لئے انتہائی احتیاط کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ لوگ جو وقتاً فوقتاً آپ کے معاونین کے طور پر آپ کا ہاتھ بٹاتے رہے اور جو ڈگری کے اعتبار سے حضرت مولانا سے زیادہ بڑی ڈگری کے حامل تھے وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی نگاہ وہاں تک نہ جاتی تھی۔ جہاں حضرت مولانا کی جایا کرتی تھی۔ اور جب تک کوئی شخص آپ کی محنت کے بعد عربی انگلش لغات اور استعمال کی مستند کتب سے ان کے تحریر کردہ لفظ کے غلط ہونے کو ثابت نہ کر دیتا اپنے ترجمے میں کسی تبدیلی کو قبول نہ فرماتے تھے۔ اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"قادیان کے زمانہ میں حضرت مولوی صاحب کی امداد کیلئے ملک غلام فرید صاحب ایم اے اور مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے اور خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے اور خاکسار مقرر تھے۔ ان ایام میں حضرت مولوی صاحب باوجود پیرانہ سالی کے جس محبت اور شغف اور توجہ کے ساتھ قرآن مجید کا کام کرتے تھے وہ ہم سب کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ انگریزی زبان میں حضرت مولوی صاحب کا مقام بہت بلند تھا اور نہایت صاف اور صحیح اور بامحاورہ انگریزی لکھتے تھے جس کی سلاست اور صحت پر رشک آتا تھا۔"

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جبکہ ابھی یہ انجمن کے زیر انتظام تھا ایک غیر از جماعت استاد حکومت سے ریٹائرمنٹ کے بعد انگلش پڑھانے پر لگائے گئے انگریزی زبان و ادب کے کہنہ مشق استاد اور بہت لائق انگریزی دان تھے طبیعت بہت نفیس پائی تھی انہوں نے اپنے بیٹے کو آسٹریلیا میں حضرت مولوی صاحب کا ترجمہ قرآن بھجوایا پوچھنے پر بتایا۔

"قرآن مجید کے میں نے بہت سے انگریزی ترجمے دیکھے اور پڑھے ہیں۔ انگریز عربی دان مستشرقین کے بھی اور مسلمانوں کے بھی لیکن جو بات مولوی شیر علی صاحب کے ترجمہ میں ہے کسی میں نہیں" میں نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگے۔ "قرآن مجید کا ایک اپنا اسلوب ہے جس کی وجہ سے اس کو تمام عربی کی کتابوں اور انگریزی ادب پر امتیاز حاصل ہے۔ انگریزی ترجمہ کم از کم ایسا ہونا چاہئے کہ ہم اس کو پڑھیں تو عام انگریزی کی کتاب محسوس نہ ہو اور انگریزی زبان کی گرامر اور محاورہ کی غلطی بھی نظر نہ آئے۔ یہ بات کسی ترجمے میں نہیں جب میں دوسرے ترجموں کو پڑھتا ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ کوئی انگریزی کی کتاب پڑھ رہا ہوں۔ جس میں کوئی ندرت نہیں جس کی وجہ سے عبارت اور زیادہ مبہم معلوم ہوتی ہے۔ یہ وصف صرف مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن میں ہے کہ اس کو پڑھو تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چیز عام تحریر سے مختلف ایک ایسا اسلوب ہے جو ہر لکھنے والا نہیں اپنا سکتا۔ زبان بھی آسان فہم ہے اور زبان و محاورہ سے ہٹ کر بھی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ اس لئے میں نے اس کا انتخاب کیا اور اپنے بچے کو اس کی بہت سی کاپیاں خرید کر بھیج دی ہیں اور پھر تمہاری جماعت نے اس کو اس قدر سستا چھاپا ہے کہ اتنی تعداد میں خریدنا بھی جیب کی وسعت سے باہر نہیں۔"

جو محنت اور مشقت آپ نے اپنی ضعیفی کے آخری ایام میں بیماری کے ساتھ اس ترجمہ میں اٹھائی بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ بس ایک دھن تھی تو یہ کہ یہ کام ان کی زندگی میں پورا ہو جائے۔ کیونکہ یہ کام ایک آدمی کا اپنا نہ تھا کہ وہ جیسے تیسے چاہے کرکے مارکیٹ میں لے آئے یا صرف اپنے خیالات کا اظہار کرے جو ہر شخص کر سکتا ہے۔ یہ اتنا مشکل کام تھا کہ جتنا وقت بھی اس میں لگا اور جتنی محنت اٹھائی گئی وہ آپ ہی کا حصہ تھی اور یہ جو محاورہ کہا جاتا ہے کہ "نہ دن دیکھا نہ رات نہ آندھی کی پرواہ کی اور نہ بارش کی نہ گرمی میں دھوپ کی تمازت اور لوؤں کے تھپیڑے اور نہ سردی میں برفانی ہوائیں اور نہ رات کا پالا کام میں حائل ہو سکے" وہ بتمام و کمال حضرت مولانا شیر علی صاحب پر لفظی طور پر صادق آتا تھا چنانچہ آپ کے رفیق کار حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دن خاکسار اور مولوی صاحب سول ملٹری پریس سے شام کے وقت پروف پڑھ کے باہر نکلے حضرت مولوی صاحب پیدل احمدیہ ہوسٹل کو روانہ ہوئے جو وہاں سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ (اور حضرت مولوی صاحب کی عمر ستر سے تجاوز کر چکی تھی۔ ناقل) اور میں کچھ پھل خریدنے انارکلی چلا گیا جب براستہ مال روڈ واپس ہوسٹل جارہا تھا اور گہری شام ہو چکی تھی تو دفعتہً بارش اور آندھی آگئی اور بجلی کوندنے لگی اور سخت اندھیرا چھا گیا' میں بھاگا جا رہا تھا کہ دفعتہً ایک جگہ جو بجلی کوندی تو میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب اس بارش اور اندھیرے میں ایک بنچ پر خاموشی سے بیٹھے ہیں اور جب مجھے رکتے دیکھا تو فرمایا ملک صاحب آپ جائیں بارش زیادہ ہے میں آہستہ آہستہ آجاؤں گا۔ میں نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہو گا کہ میں آپ کو اس حالت میں چھوڑ کر چلا جاؤں تو آپ میرے اصرار پر میرے ساتھ چلے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبوحی ناصر

مطالعہ - علم و آگہی کی کُنجی

جس طرح جسم کی نشوو نما اور صحت کے لئے غذا بنیادی اہمیت کی حامل ہے اسی طرح ذہنی نشوو نما کے لئے مطالعہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

آج کے اس تیز اور پیسہ کمانے کی دوڑ میں مصروف معاشرے میں انسان کے پاس اتنا بھی وقت نہیں رہا کہ وہ چند لمحوں کے لئے اپنے آپ کو جسمانی اور ذہنی طور سے سکون مہیا کر سکے۔ لیکن پھر بھی اگر چند لمحے مل جائیں تو غنیمت ہیں۔ بہر حال جہاں ہم اپنی روزمرہ زندگی کی دیگر مصروفیات کے لئے وقت نکالتے ہیں وہاں ذہنی نشوو نما اور بالیدگی کے لئے اچھی کتب اور اعلیٰ اخلاقی، روحانی اور دنیاوی ادب کے مطالعے کے لئے بھی فرصت کے لمحات نکال سکتے ہیں۔

مطالعہ ذہن کی غذا ہے

○ جس طرح ہم اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں اور اپنے جسم کو بہترین غذا اور دیگر ذرائع سے توانائی پہنچاتے ہیں تاکہ ہم اپنی زندگی کے روزمرہ امور سے بہتر طور سے نبرد آزما ہو سکیں۔ اسی طرح ہمارے دماغ اور ذہن کے نشوو نما کے لئے مطالعہ بنیادی چیز ہے۔ ذہنی بالیدگی اور صحت کے لئے مطالعہ ایک مشق کا کام کرتا ہے۔ مختلف کتب کے پڑھنے سے ہمارے دماغ میں مختلف مضامین سے متعلق حقائق آشکار ہوتے ہیں۔ ہم دنیا کے مختلف علوم کے بارے میں جانتے ہیں۔ مطالعے سے ہمارے ذہن میں کئی سوالات ابھرتے ہیں اور پھر ہم مزید جاننے کی جستجو میں مطالعہ در مطالعہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ یوں علم و آگہی کے نئے در وا ہوتے ہیں۔ نہ صرف ہمیں ہمارے ذہن میں پلنے والے سوالات کے جوابات ملتے ہیں بلکہ کچھ جان لینے کی جو شدت اس سے پہلے ہوتی ہے اسے سکون ملتا ہے۔ اور ہمیں یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ جس بات کے بارے میں ہم جاننا چاہتے تھے اس کا جواب ہمیں مل گیا۔ یوں ہمارے ذہن کی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ مزید نئے خیالات امنڈنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مزید مطالعہ کی لگن زور پکڑتی جاتی ہے۔

سچا دوست

○ کسی خاص نکتہ یا موضوع کے متعلق کم علم افراد کے مقابلے میں صاحب علم اپنا موقف زیادہ آسانی سے واضح کر سکتا ہے۔ مطالعہ کا جنون انسان کے علمی، ذہنی، روحانی او دیگر پہلوؤں کو جلا بخشتا ہے۔ نامور فرانسیسی مصنف Victor Hugo کا کہنا ہے۔ "کتابیں سچے اور قابل اعتماد دوست کی مانند ہوتی ہیں" یقیناً ایک سچا اور پر خلوص دوست ہی ہر مشکل میں ساتھ نبھاتا ہے اور کسی بھی صبر آزما دور میں اپنی سچی دوستی کا حق ادا کرتا ہے۔ اچھے دوست کی دوستی انسان کو پر اعتماد بناتی ہے اور ایسے کٹھن لمحات کی تختی بھول جاتی ہے۔ اسی طرح کتابیں بھی دوست کی طرح ہوتی ہیں۔ اچھی اور بہترین کتب کا مطالعہ انسان کو اپنے اردگرد کی دنیا اور اس کے بکھیڑوں سے دور ایک انوکھی اور دلچسپ دنیا میں لے جاتا ہے جہاں اسے اس کے تخیلات کا واضح عکس نظر آتا ہے۔ اور وہ ان میں کھو کر اپنا آپ بھی بھول جاتا ہے۔

بہتر دلچسپیاں

○ صاحب مطالعہ کی گفتگو میں ایک عالمانہ اور عقلمندانہ نقطہ نظر کی جھلک واضح ہوتی ہے اس کے طور اطوار کسی بھی عام شخص کی نسبت زیادہ مہذبانہ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی سوچ میں گہرائی، خیالات وافکار میں وسعت اور طرز گفتگو میں ایک خاص کشش اور علم کی خوشبو پھوٹتی محسوس ہوتی ہے۔ وہ ہربات بیان کرنے سے پہلے اچھی طرح اس کے مختلف پہلوؤں پر سوچتا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ آج کل کے نوجوان فارغ اوقات میں جگہ جگہ ٹولیاں بنائے سڑکیں ناپتے، یا دیگر دلچسپیوں کا شکار نظر آتے ہیں۔ فی زمانہ جدت پسندی، ترقی، ماڈرن ازم، دولت کی ریل پیل، مصنوعی دکھاوے، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور راتوں رات مال کمانے کے چکر میں ہر بندہ دنیا ومافیہا سے بے خبر اپنی اپنی دنیا میں مست ہے۔ اور اسے "فیشن" کا نام دے کر ہنسی میں اڑا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ سوچا جائے تو یہ پیسہ اور وقت دونوں کی بربادی ہے۔

ہماری آج کی نوجوان نسل کا المیہ بھی یہی ہے کہ والدین یہ رونا روتے نظر آتے ہیں کہ ان کے بچے کسی صحت مند تفریح کی بجائے ایسے شوق پالے ہوئے ہیں جو ان کی ذہنی اور جسمانی صحت کو برباد کر رہے ہیں۔

بات لمبی اور موضوع وسیع اور غور طلب ہے لیکن مشاہدہ کیا جائے تو بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آج کے ماڈرن دور کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ ہم اپنی "خواہشات" اور "ضروریات" میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اور اس معاشرتی افراتفری کی خرابی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔

اہلِ علم کا شوق

○ مطالعے کا شوق جوں جوں زور پکڑتا جاتا ہے۔ پڑھنے والے کی پیاس توں توں بڑھتی جاتی ہے۔ مطالعہ کا شوق اسے جستجو اور تحقیق پر آمادہ کرتا ہے۔ غور کیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ بڑے بڑے اہل علم بھی مطالعہ اور تحقیق کے شوق میں مصروف کار نظر آتے ہیں۔ کسی مخصوص دور کے اہل علم و دانش اپنے ماضی کے اہل علم لوگوں سے ان کی کتب کے ذریعے استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ اور یوں ان کے ذوق کا دائرہ پھیلتا جاتا ہے اور پھر یہ سلسلہ ان کے بعد کی نسلوں میں منتقل نظر آتا ہے۔

مطالعہ ایسی لذت بخش مصروفیت ہے کہ اس میں کھو کر انسان کو کسی دوسری چیز سے دلچسپی باقی نہیں رہتی۔

اس بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"علم کے بڑھنے کا جو لطف ہے اگر کسی کو اس کی عادت پڑ جائے تو یہ ایسی عادت ہے۔ جو چھٹ نہیں سکتی۔ یہ سب سے بڑا نشہ ہے۔ اسی لئے صاحب علم لوگ دنیا کی لذتوں کے محتاج نہیں رہتے۔ ایسے بھی سائنسدان ہیں جو صبح پو پھوٹنے سے پہلے لیبارٹریز میں پہنچتے ہیں اور رات بارہ بجنے کا بگل وہ اپنی لیبارٹریز میں ہی سنتے ہیں۔ ان کو سوائے اس علم کے جس کی انکو جستجو دل میں ایک لگن کے طور پر لگ گئی ہوتی ہے کسی چیز سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ یہی حال نیوٹن کا تھا۔"

حقیقی خوبصورتی

○ بہت سے لوگوں کے نزدیک، خوبصورتی کا معیار ظاہری شکل و صورت ہوتا ہے۔ حالانکہ ظاہری شکل وصورت تو ایک فانی چیز ہے۔ انسان جسمانی طور پر تو وقت کے ساتھ ساتھ بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اس کا حسن اور خوبصورتی ڈھل جاتی ہے۔ لیکن اس کے دماغ اور علم کو زوال نہیں۔ اگر کسی کی سوچ اور خیالات خوبصورت ہیں تو وہ کہیں بھی نمایاں ہو سکتا ہے۔ بلکہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کا علم بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہ سب مطالعہ کا ہی مرہون منت ہے۔ اچھی کتب کا مطالعہ انسان کے علمی، اور تخلیقی و تحقیقی میدان کو وسعت بخشتا ہے۔ یوں آنے والی نسلیں بھی اس علم کے دریا سے اپنی اپنی پیاس بجھاتی رہتی ہیں۔ ذہنی خوبصورتی اور سوچ کی پاکیزگی، خیالات و افکار میں گہرائی انسان کی ظاہری خوبصورتی کو بھی چار چاند لگا دیتی ہے۔

نئی نسل کی تربیت

○ نوجوان نسل کی تربیت میں موجودہ دور کا سب سے بڑا المیہ تحقیقی، علمی، اخلاقی اور مذہبی امور سے روگردانی ہے۔ روزی کمانے اور مال بنانے کے چکر میں انسان خود گھن چکر بن چکا ہے۔ بہت سے نوجوان محدود وسائل کی وجہ سے یا ذاتی خواہش کے مطابق نوکری یا کام نہ ملنے کی وجہ سے فراغت کا شکار نظر آتے ہیں۔ وقت زیادہ ضرور ہے لیکن کہاں صرف کیا جائے اس بارے میں وہ الجھن اور شش وپنج میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ اور یوں وہ اپنے آپ سے مایوس اور زمانے سے بیزار رہنے لگتے ہیں۔ فرصت کے لمحات ان کے لئے کسی بھی صحت مند رجحان کو اپنانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ اور ان کی سوچ مردہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس طرح وہ کسی بھی بات کے روشن پہلو کو دیکھنے کی بجائے تاریکی میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی دلچسپیاں بھی انتہائی مجرمانہ اور اخلاق باختہ ہو جاتی ہیں۔

سو فارغ اوقات کے ان لمحوں کو اگر کسی تعمیری راہ پر خرچ کیا جائے اور مطالعہ جیسی مفید اور لذت بخش مصروفیت اپنالی جائے تو نہ صرف ان کی فراغت کا سامان مہیا ہو جائے گا بلکہ وہ معاشرے کا مفید جزو بھی بن سکیں گے۔

مردہ دلوں میں جان اور تازگی پیدا کرنے کے لئے بہترین کتب کا مطالعہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اعلیٰ اخلاقی، سائنسی، تحقیقی، تاریخی، مذہبی، معلوماتی اور دیگر موضوعات پر مبنی لٹریچر ذہنی اور روحانی تسکین کو موجب بنتا ہے اور کچھ جاننے کی جستجو کو بھی سیراب کرتا ہے۔

دنیا میں ناموری

○ دنیا میں بہت سے مشہور و معروف لوگ اسی علم و مطالعہ کی وجہ سے نام کما گئے۔ ان کی تحقیق اور ایجادات بھی جستجو اور لگن کا نتیجہ تھیں۔ ان کے کارنامے کتابوں میں جگہ پا گئے اور آنے والی نسلوں کے لئے رہنمائی کا خزانہ چھوڑ گئے۔ عظیم سائنسدان، محقق، ادیب، فلسفی، سبھی نے اپنے اپنے میدان میں اپنی علمی اور تخلیقی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور تاریخ کے صفحات پر اپنا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جلی حروف میں لکھوایا۔ مشہور سائنسدان البیرونی کے بارے میں اس کا ایک ہمعصر لکھتا ہے۔ "جب البیرونی مرض الموت میں مبتلا ہوا اور میں اس کی بیماری کی خبر سن کر اس سے ملنے گیا۔ لوگوں نے البیرونی کو میرے آنے کی اطلاع دی۔ انہوں نے آنکھیں کھولیں اور مجھ سے پوچھا کہ تم فلاں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا، میں نے سنا ہے کہ تمہیں (دینی) وراثت کے پیچیدہ مسائل کا علم ہے اور اس کے بعد ایک مشہور مسئلے کا ذکر کیا۔ میں نے کہا، ابوریحان اس وقت اس کا کیا ذکر ہے؟ البیرونی نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کسی بات کو جان کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ انسان بغیر اس کو جانے ہوئے مرجائے۔ چنانچہ غمزدہ دل کے ساتھ مجھے جو کچھ معلوم تھا میں نے بیان کیا۔ اور پھر اجازت لے کر ابھی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ اندر سے آہ و بکا کی آوازیں آئیں۔ البیرونی ختم ہو چکے تھے۔"

(سائنس اور جہان نو صفحہ 216-217)

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول فرماتے ہیں۔ "علم ایک بے نظیر عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل تر حیوانات میں سے ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے تو اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے مگر سیکھا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جائے گا اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جائے گی۔ بلکہ عالم انسان جاہل انسان سے کتنا معظم ہوتا ہے اور ملائکہ میں بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 283)

ضرورت اس امر کی ہے کہ پڑھنے کا شوق پیدا کیا جائے اور یہ شوق اسی صورت میں پیدا ہو سکتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستاویزی حقائق

تحریکِ پاکستان کا ایک اہم باب

تحریک پاکستان کا فیصلہ کن موڑ 1946ء کے عام انتخابات تھے۔ جن میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کے طور پر اپنی حیثیت منوالی اور قیام پاکستان کی جدوجہد آخری مرحلے میں داخل ہو گئی۔ لیکن اس راہ میں ایک بڑا بھاری پتھر پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی حکومت تھی۔ جس میں مسلمان ہندو اور سکھ سب شامل تھے۔ چونکہ اس صوبے میں مسلم لیگ کی حکومت قائم نہ تھی لہٰذا قیام پاکستان کے آخری مرحلے میں رکاوٹیں پڑتی محسوس ہو رہی تھیں۔ مسلم لیگ نے اس حکومت کو ہٹانے کے لئے بڑی کوششیں کیں مگر کامیابی نہ ہو سکی۔ آخر کار حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو یہ اعزاز ملا کہ قیام پاکستان کی شاہراہ پر پڑے ہوئے بھاری پتھر کو انہوں نے لڑھکا دیا۔ انہوں نے یونینسٹ پارٹی کے وزیر اعلیٰ سر خضر حیات خان سے ملاقات کر کے ان کو استعفیٰ دینے پر آمادہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس ساری جدوجہد کے پیچھے بے حد متحرک کردار ادا کر رہے تھے۔ اس کا اظہار حکومت پاکستان کی طرف سے شائع شدہ سرکاری دستاویز سے ہوتا ہے یہ دستاویز حکومت کے ادارے نیشنل آرکائیوز آف پاکستان قائد اعظم پیپرز پراجیکٹ کے تحت' شائع شدہ کتاب' قائد اعظم محمد علی جناح پیپرز' فرسٹ سیریز' جلد اول حصہ اول ہے۔ اس کے صفحہ نمبر 164 اور 165 پر قائد اعظم محمد علی جناح کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک خط شائع شدہ موجود ہے یہ خط نمبر 72 ہے اور مارچ 1947ء کے خطوط میں شامل ہے اس خط کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ خط کا عکس بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے ایم اے جناح کے نام

F-200/1

آن بورڈ دی کراچی میل

2 مارچ 1947ء

ڈیئر ایم اے جناح

(سلام)

جیسا کہ میں نے آپ سے کہا تھا جب ہم دہلی میں ملے تھے۔ کہ میرا یہ قطعی امپریشن ہے کہ مناسب وقت پر سر خضر حیات خان کو مسلم لیگ میں شمولیت پر راضی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے میری اس سکیم کو بعض واقعات نے کچھ عرصے کے لئے خراب کر دیا۔ تاہم اب ایم ایم جی کے نئے ڈیکلریشن کے بعد سر ایم ظفراللہ خان نے سر خضر حیات سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ اس نازک وقت میں وہ اپنی قوم کے مفادات سے پیچھے نہ رہیں۔ ملک صاحب نے اس پر سر محمد ظفراللہ خان صاحب سے کہا کہ وہ لاہور آئیں چونکہ میں بھی' اپنے دورہ سندھ پر جاتے ہوئے' ایک رات کے لئے وہاں رک رہا تھا۔ لہٰذا سر محمد ظفراللہ کل وہاں آئے اور میرے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کی۔ اس کے بعد گزشتہ رات انہوں نے ملک صاحب اور قزلباش صاحب (نواب سر مظفر علی قزلباش) سے ایک طویل ملاقات کی۔ انہوں نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سر محمد ظفراللہ خان نے مجھے ملک صاحب کا اعلان دکھایا ہے۔ یہ اعلان ان کی گورنر سے ملاقات کے بعد آج رات یا کل شائع ہو جائے گا میں دعا کرتا ہوں کہ اب اور کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

اب آپ کے پاس اپنے مخالفوں سے مسلم حقوق کے حصول کے لئے ایک زبردست ہتھیار آ گیا ہے۔ اب صرف صوبہ سرحد کا معاملہ باقی رہ گیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کی صورت حال کا جائزہ لے سکوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو اس ضمن میں کسی اور طرف سے بھی مدد مل سکے گی لیکن اس سے زیادہ بات خط میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ شاید اپریل میں دہلی میں ملاقات ہو۔

آپ کا مخلص

مرزا۔ بی۔ محمود احمد

امام جماعت احمدیہ

پس تحریر۔ سندھ میں قیام کے دوران میرا ایڈریس یہ ہو گا

ناصر آباد کنجیجھی (ج) ضلع تھرپارکر سندھ۔

QUAID-I-AZAM
MOHAMMAD ALI JINNAH
PAPERS

PRELUDE TO PAKISTAN
20 February - 2 June 1947

FIRST SERIES
Volume I
Part 1

Editor-in-Chief
Z. H. ZAIDI, M.A., LL.B. (Alig), Ph.D. (London)
Senior Research Fellow
School of Oriental and African Studies
University of London

QUAID-I-AZAM PAPERS PROJECT
NATIONAL ARCHIVES OF PAKISTAN

164 JINNAH PAPERS

72

Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad to M. A. Jinnah

F. 200/1

ON BOARD THE KARACHI MAIL,
2 March 1947

Dear Mr. M. A. Jinnah,

Assalaamo 'Alaikum wa Rahmatullahi wa Barakatuhu.

As I told you when we met at Delhi, it has been my impression all along that at the proper time Sir Khizar Hayat Khan could be persuaded to join the League. But unfortunately certain events spoiled this scheme of mine for some time. Now, however, on H.M.G.'s new declaration,[1] Sir M. Zafrullah Khan approached Sir Khizar suggesting that at this critical juncture he should not fail his community. Malik Sahib then asked Sir Muhammad Zafrullah Khan to come to Lahore. As I also, on my way to Sind, had to stay there for one night, Sir Muhammad came there yesterday and discussed the matter with me. Following this, last night, he had a long discourse with Malik Sahib and Qizilbash.[2] They have agreed to resign. Sir Muhammad Zafrullah Khan has shown me Malik Sahib's declaration[3] which will be published tonight or tomorrow after he has seen His Excellency the Governor. I pray that no hitch occurs.

Now you have a great lever to get Muslim rights from your opponents. Now only the N.W.F.P. remains. I will try to study its situation. I hope you will get help from some other sources as well, but no more can be disclosed in a letter. Maybe we meet at Delhi in April.

Yours sincerely,
MIRZA B. MAHMUD AHMAD
Head of the Ahmadiyya Movement

PS. My address during the time I am in Sind will be Nasirabad, Kinjijhee (J), Tharparkar District, Sind.

[1] No. 1.
[2] Nawab Sir Muzaffar Ali Qizilbash.
[3] Khizar Hayat Khan Tiwana's statement announcing his resignation was published on 3 March 1947 which brought the ML's 34-day Civil Disobedience struggle in the Punjab to a dramatic culmination. See *Pakistan Times*, 3 March 1947.

بقیہ صفحہ 6

ستونوں کو گول لائن کے درمیان میں باہر کی لائن کو چھوتے ہوئے گاڑنا چاہئے۔ پیچھے کی طرف گول کی گہرائی چار فٹ (کم از کم) ہونی چاہئے۔ ستونوں کے نیچے اٹھارہ انچ چوڑائی کے گول بورڈز لگائے جاتے ہیں۔ ستونوں کے اوپر ایک جال اچھی طرح کس دیا جاتا ہے۔ کھیل کا وقت دونوں ہاف ملا کر کل 70 منٹ بنتا ہے۔ ہاکی کا گیند سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

ہاکی کا کھیل اس وقت تقریباً دنیا کے اکثر ممالک میں بہت مقبول ہے۔ کسی زمانے میں پاکستان اور بھارت کی ٹیموں نے اس کھیل میں پوری دنیا میں تہلکہ مچا رکھا تھا لیکن آہستہ آہستہ یورپ نے اس کھیل میں کافی ترقی کی۔ جرمنی' ہالینڈ' آسٹریلیا کی ٹیمیں اس وقت دنیا کی مضبوط ترین ٹیمیں شمار ہوتی ہیں۔ لمبا عرصہ تک اولمپکس اعزاز' ورلڈ کپ' ایشین ٹمر' چیمپین ٹرافی وغیرہ کے اعزازات پاکستان اور ہندوستان کی ٹیموں کے پاس ہوتے تھے کبھی پاکستان اول اور انڈیا دوم اور کبھی انڈیا اول اور پاکستان دوم۔ لیکن اب جرمنی' ہالینڈ اور آسٹریلیا کی ٹیمیں اول اور دوم آنے لگی ہیں۔ پاکستان اور انڈیا میں بہت زیادہ ٹیلنٹ موجود ہے۔ صرف منصوبہ بندی اور محنت کی ضرورت ہے۔ کھلاڑیوں کی سلیکشن میں اگر میرٹ اور معیار کو مدنظر رکھا جائے اور مسلسل محنت کی جائے اور سیاست سے اس کھیل کو پاک کر دیا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ یہ دونوں ممالک اس میدان میں پھر سے آگے آ جائیں۔

پاکستان میں چھوٹی چھوٹی سطحوں پر ہاکی کے کھیل کو شروع کرنا چاہئے۔ کلبوں کی سطح پر حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ دوسرا کھلاڑیوں کو معاشی لحاظ سے بے فکر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

پاکستان متعدد بار اولمپک چیمپئن' ایشین چیمپئن' ورلڈ چیمپئن رہ چکا ہے۔ اب دیکھیں اس دفعہ جاری عالمی کپ میں پاکستان کی کیا پوزیشن ہوتی ہے۔ اگر بہترین ٹیم ورک اور محنت سے کھلاڑیوں نے کھیل پیش کیا تو کوئی مشکل نہیں پاکستان اچھی پوزیشن حاصل کر لے۔ 20 مئی تا یکم جون 1998ء ورلڈ کپ ہاکی ہالینڈ کی سرزمین پر جاری ہے۔ یقیناً بہترین اور دلچسپ ہاکی دیکھنے کو ملے گی۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر

عالمی ہاکی کپ کے حوالہ سے ایک معلوماتی تحریر

ہاکی ماضی وحال کے آئینے میں

قدیم کھیل کہتے ہیں کہ ہاکی کا کھیل اتنا ہی پرانا ہے جتنی انسان کی تاریخ' ہاکی سے ملتا جلتا ایک کھیل ایران کے قدیم باشندوں میں بھی مقبول تھا اسی طرح کا کھیل رومنوں اور یونانیوں کے ہاں رائج تھا۔

ہاکی کے متعلق سب سے قابل اعتماد ثبوت 1922ء میں ایتھنز میں دریافت ہونے والی تھیمستو کلیئز (525-460 ق-م) کی کندہ کی ہوئی ایک تصویر ہے۔ اس تصویر کو دیوار پر بنایا گیا تھا اس میں چھ کھلاڑیوں کو ہاکی سے مشابہہ ایک کھیل کھیلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

مورخین کی رائے کے مطابق گیند اور سٹک سے کھیلا جانے والا یہ سب سے پرانا کھیل ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کھیل کا آغاز تقریباً 200 قبل مسیح ایران میں ہوا۔

یہ بہت پرانی بات ہے فرانس میں ایک کھیل شروع ہوا جس کا نام Hoquet تھا۔ جو فرانسیسی زبان میں "گڈریے کی چھڑی" کو کہتے ہیں۔ یہاں سے یہ کھیل انگلستان میں آیا جہاں اس کا نام ہاکی رکھا گیا وہیں سے اس میں جدت پیدا ہوئی۔

زمانہ حال میں 1886ء میں انگلستان میں سات کلب بنے۔ 1887ء میں پہلا کاؤنٹی میچ سرے اور مڈل سکس کے درمیان کھیلا گیا۔ ہاکی کا پہلا بین الاقوامی میچ 1895ء میں انگلینڈ بمقابلہ آئرلینڈ رچمنڈ کے مقابلہ میں کھیلا گیا۔ آہستہ آہستہ یہ کھیل پورے یورپ میں مقبول ہوتا گیا۔

ہندوستان میں یہ کھیل برطانیہ سے آیا۔ اس کا آغاز یہاں پہ اٹھارویں صدی کے آخر میں ہوا۔ یہ کھیل انگریز فوجی کمپنیوں میں محدود حد تک کھیلا جاتا تھا۔

لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں یہ کھیل اس علاقہ میں بہت تیزی سے مقبول ہوا کہ دس سال کے اندر اندر سکولوں' کالجوں اور ہر فوجی رجمنٹ میں کھیلا جانے لگا۔ قلیل عرصہ میں برصغیر پاک و ہند میں ہاکی کے ہزاروں کلب بن گئے۔

1908ء تک ہاکی اولمپک گیمز میں شامل نہیں تھی۔ اسی سال ہاکی کو اولمپک کھیلوں میں شامل کیا گیا پہلا مقابلہ لندن میں ہوا جس میں برطانیہ نے طلائی تمغہ جیتا۔ جنگ عظیم اول سے پہلے ہاکی کا کھیل کافی مقبول ہو چکا تھا۔

1925ء میں ہاکی کے بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے انڈین ہاکی فیڈریشن قائم ہوئی۔ 1928ء میں برصغیر کی ہاکی ٹیم نے پہلی دفعہ ایمسٹرڈم کے مقام پر اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا۔ اور سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ یہ اعزاز 1936ء تک برقرار رہا۔ چونکہ 1940ء اور 1944ء میں جنگ عظیم دوم کی وجہ سے اولمپک کھیل نہ ہو سکے اس لئے یہ عرصہ ہاکی کے لئے موزوں نہ رہا 1960ء تک طلائی تمغہ برصغیر پاک و ہند کی ٹیم کے پاس رہا۔ اسی دوران ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دے دیا گیا۔

برصغیر پاک وہند کی زمین اس خوبصورت کھیل کے لئے انتہائی زرخیز ثابت ہوئی بہت کم عرصہ میں یہاں کے کھلاڑیوں نے ہاکی کے میدان میں اپنی مہارت کا لوہا منوالیا۔ اسی دوران جرمنی کی ٹیم بھی کافی اچھی ابھر کر سامنے آئی۔

پاکستان کی کامیابیاں پاکستان 1947ء میں وجود میں آیا۔ پاکستان 1948ء کے اولمپک مقابلوں میں مالی وسائل کی وجہ سے شرکت کے قابل نہ تھا۔ لیکن جب قائد اعظم کو اس چیز کا علم ہوا تو انہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اعلان فرمایا کہ پاکستان لندن میں ہونے والے اولمپکس مقابلہ جات میں ضرور شرکت کرے گا۔

پاکستان نے 1956ء میں ملبورن میں پہلی کامیابی حاصل کر کے نقرئی تمغہ حاصل کیا۔ 1958ء میں پاکستان نے ٹوکیو کے ایشائی کھیلوں میں بھارت کو شکست دے کر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ 1960ء میں روم کے اولمپکس مقابلوں میں پاکستان نے بھارت کے مقابلے میں ایک گول سے اولمپکس چیمپئن کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی طرح 1964ء اور 1966ء میں پاکستان اولمپک اور ایشین گیمز میں دوسرے نمبر پر رہا۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر پاکستان کے کھلاڑیوں نے اپنا لوہا منوایا اور میکسیکو اولمپکس میں پھر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ فائنل میں پاکستان نے آسٹریلیا کو شکست دی۔

کھیل کی ترتیب کھیل کی پوزیشنیں اس طرح ہوتی ہیں۔

گول کیپر' فل بیکس' سینٹر ہاف' رائٹ ہاف' لیفٹ ہاف' رائٹ آؤٹ' رائٹ ان' سینٹر فارورڈ' لیفٹ ان' لیفٹ آؤٹ' ہاکی کے کھیل میں گیارہ گیارہ کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ ہاکی کی شہرت گھاس کے میدانوں سے ہوئی۔ کھلاڑیوں نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ جوں جوں ہاکی میں جدت پیدا ہوئی ساتھ ساتھ میدانوں میں بھی تبدیلیاں ہوتی گئیں اب مصنوعی گھاس یعنی آسٹروٹرف پر ہاکی کا کھیل اپنے عروج پر ہے یہاں تیز ترین ہاکی دیکھنے کو ملتی ہے۔ گھاس کے میدان کے نسبت یہاں کھلاڑیوں کو زیادہ چاق و چوبند اور محنت کے ساتھ کھیلنا پڑتا ہے۔

ہاکی میں دو ایمپائر ہوتے ہیں جو کھیل کو کنٹرول کرتے ہیں۔

میدان کی پیمائش ہاکی کا میدان ایک سو گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا ہوتا ہے۔ میدان کی سطح ہموار اور گھاس عمدگی سے کٹی ہوئی ہو۔

گول۔ گول دو انچ چوڑے اور چار گز کے فاصلے پر کھڑے کئے گئے دو عمودی ستونوں اور ان کے اوپر رکھی ہوئی ایک لکڑی کی پھٹی سے بنتا ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

میاں محمد ابراہیم

اساتذہ کے لئے ایک ماہر تعلیم کے تجربات

درس وتدریس میں تحریری کام کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے مسلسل چالیس سال 1929-1969ء میٹرک کلاس کو انگریزی پڑھانے کا شرف حاصل رہا۔ کالج کی سطح پر مجھے پڑھانے کا جو تجربہ ہے وہ قادیان کے اس زمانے اور ادارہ سے تعلق رکھتا ہے جو قادیان میں نصرت گرلز کالج کی باقاعدہ تاسیس سے قبل خالصۃً پرائیویٹ طور پر قائم ہوا۔ اس نظام میں مجھے تقریباً چھ سال تک ایف اے اور بی اے کی کلاسز کو انگریزی پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ والآ میں نے میٹرک کی کلاس کو ہی انگریزی پڑھائی۔ اور چالیس سال تک پڑھاتا رہا۔ جو غالباً ہماری جماعت کے لحاظ سے طویل ترین عرصہ ہے۔ اس عرصے میں میں نے جو کچھ سیکھا اور سکھایا اس کی بناء پر ذیل کی سطور پیش کر رہا ہوں۔ اور ذاتی مثالیں دے کر واضح تر کرنے کا اہتمام کر رہا ہوں۔ تاکہ موجودہ نسل کے طلباء اور اساتذہ اگر پسند فرمائیں تو میرے تجربہ اور مشاہدہ سے مستفید ہو سکیں۔

ماہرین تعلیم کہتے ہیں کہ استاد وہی اچھا بنتا ہے جو پیدائشی طور پر ہی استاد کی صفات سے متصف ہو۔ (Born Teacher) 30-1929ء میں جب میں حضرت امام جماعت الثانی کی خواہش پر سکول میں بطور سینئر انگلش ماسٹر متعین ہوا۔ تو حضرت مولوی محمد دین صاحب سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ کا علم و فضل مسلمہ طور پر معیاری اور بلند تھا۔ اس وقت حضرت مولوی صاحب موصوف اپنے پیشروؤں کی طرح میٹرک کلاس کو انگریزی خود پڑھایا کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ ماتحت اساتذہ کی کلاس میں پچھلے دروازہ سے خاموشی سے داخل ہو کر بیٹھ جاتے اور استاد کی پڑھانے کی طرز اور تیاری کا جائزہ لیتے اور اگر ضرورت محسوس کرتے تو اس کی کوتاہیوں کی نشان دہی فرما دیتے۔ میں پہلے دن سکول میں حاضر ہوا۔ مجھے ساتویں آٹھویں جماعتیں پڑھانے کو دی گئیں۔ میں مفوضہ جماعتوں میں پڑھانے گیا تو حضرت مولوی محمد دین صاحب نے خاموشی سے کمرہ میں پچھلے بینچوں پر بیٹھ کر میری استعداد اور صلاحیت کا اندازہ لگایا۔ اور پہلے ہی دن میرے متعلق اس قدر اتنے خوش ہوئے کہ جب گھنٹی بجی اور میں دوسری کلاس میں جانے لگا تو اپنے ہاتھ میں جو دسویں جماعت کی درسی کتاب تھی۔ مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ کل سے آپ میری جگہ دسویں جماعت کو پڑھایا کریں گے۔ اور میں آپ کی جگہ ساتویں آٹھویں کو۔ اتفاق سے اسی دن انسپکٹر صاحب بھی معائنہ پر آ گئے۔ مجھے پڑھاتے دیکھا اور اس قدر متاثر ہوئے کہ میرے سرٹیفکیٹ کو Good کے لفظ سے Endorse کیا۔ جو اس زمانہ میں ایک بڑا اعزاز ہوتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے دور میں میں نے جس طرف خاص توجہ دی۔ وہ تحریری کام تھا۔ زبانی کلامی پڑھانے کے ساتھ ساتھ میں نے ہر روز اپنی کلاسز کو اپنے سامنے لکھوایا۔ ان کے لکھتے لکھتے۔ ان کا راؤنڈ کیا۔ ضروری اغلاط کی وہیں درستی کی اور وقت ختم ہو جانے پر ان کی کاپیاں اکٹھی کیں اور گھر لے گیا۔ جہاں ان کو باقاعدہ چیک کیا اور اگلے روز کلاس میں طلباء کو واپس کیں۔ اور ان سے کہا۔ کہ اگر میرا لکھا ہوا کوئی لفظ پڑھنے یا سمجھنے میں انہیں دقت ہو۔ تو مجھ سے پوچھ لیں۔ اور اپنے غلط الفاظ کی تصحیح کر لیں۔ ان کے لکھے الفاظ پر میں دوبارہ نظر ثانی کرتا۔ اور اغلاط کو اپنی کاپی پر دوبارہ لکھتے (تصحیح شدہ) کاپی کے آخری صفحات پر اور اس طرح ہر طالب کا اپنا اپنا Spelling Chart بنتا جاتا۔

مدرس ہونا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایک استاد کو اسی طرح محنت کرنی اور اپنے Job میں دلچسپی لینی چاہئے۔ جیسے ایک طالب علم کو۔ خود ستائی کے لئے نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ میں جب ہیڈ ماسٹر بن گیا۔ 1956ء میں تو ہر کلاس کا تحریری کام چیک کرنے کے لئے ایک شیڈول بنایا۔ استاد اس کے مطابق اس کی کاپیاں مجھے بھجوا دیتا اور میں ان پر سرسری نظر ڈال کر واپس کر دیتا۔ اور حسب ضرورت متعلقہ استاد کی توجہ مبذول کروا دیتا۔ میرے زمانہ کے انسپکٹر صاحبان دوسرے سکولوں میں جاتے تو انہیں ہماری طرح محنت اور شوق سے تحریری کام چیک کرنے کی تلقین اور تحریک کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ ہمارے سکول کا مجموعی نتیجہ دوسرے سکولوں کی نسبت بہتر رہتا.....

میری اپنے عزیز طلباء اور اساتذہ سے درخواست ہے کہ طلباء کا تحریری کام چیک کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس میں محنت تو بہت پڑتی ہے مگر خدا کے فضل سے وہ محنت پھل لاتی ہے اور پائیدار نقش چھوڑ جاتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

پڑے۔ اسی طرح ایک دن دوپہر کے کھانے کے لئے نکلے مئی کا مہینہ تھا اور لاہور کا وہ ریسٹورنٹ جہاں ہم کھانا کھانے جا رہے تھے کافی فاصلہ پر تھا۔ میری بے وقوفی کہ میں سمجھا کہ تانگہ کی بجائے بس میں چلے جائیں گے۔ بس کے انتظار میں ہم ایک مکان کی بڑی موٹی سی دیوار کے سایہ میں کھڑے ہو گئے اتنے میں باد سموم کا ایک بے پناہ جھونکا جو آیا تو میں نے دیکھا حضرت مولوی صاحب کا چہرہ اس کی شدت کی تاب نہ لا سکا اور کملا گیا میں نے کہا! حضرت! تانگہ لے لیتے ہیں۔ آہستہ سے فرمایا' آپ کی مرضی تب میں نے تانگے والے کو آواز دی۔ (جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 29- مئی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
1-05 رات- آرکائیوز سے- تقریر از مولانا ابوالعطاء صاحب-
4-40 صبح- چلڈرنز کارنر آیئے نماز سیکھیں- امام صاحب کے ساتھ-
6-10 صبح- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت-
6-50 صبح- درثمین-
7-10 صبح- اردو کلاس-
8-10 صبح- ڈچ زبان سیکھئے-
9-00 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
10-40 صبح- آیئے نماز سیکھیں-
11-10 دوپہر- پشتو آئٹم "احمدیت کا پیغام
12-10 دوپہر- تقریر ابو العطاء صاحب جلسہ سالانہ ربوہ 1968ء-
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-05 دوپہر- کمپیوٹرز ہر ایک کے لئے-
4-40 سہ پہر- نظمیں-
5-00 سہ پہر- خطبہ جمعہ- لائیو از بیت الفضل لندن-
7-40 شام- لقاء مع العرب-
8-40 رات- خطبہ جمعہ-
10-25 رات- اردو کلاس-

★......★......★......★

ہفتہ 30- مئی 1998ء

12-30 رات- اردو کلاس
1-15 رات- خطبہ جمعہ-
4-30 صبح- چلڈرنز کلاس-
5-00 صبح- لقاء مع العرب-
6-15 صبح- خطبہ جمعہ-
7-20 صبح- اردو کلاس-
8-30 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
9-00 صبح- حضرت صاحب سے ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب سے-
10-55 صبح- چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
11-25 دوپہر- سرائیکی پروگرام- خطبہ جمعہ 97-10-17 سرائیکی ترجمہ-
12-25 دوپہر- طبی معاملات-
2-00 دوپہر- اردو کلاس-
3-00 دوپہر- فوٹوگرافی-
4-30 سہ پہر- سویڈش زبان سیکھئے-
7-00 شام- چلڈرنز ملاقات-
8-05 رات- لقاء مع العرب-
9-45 رات- ڈاکومنٹری لندن ایکوریم کی سیر-
10-30 رات- اردو کلاس-

★......★......★......★

اتوار 31- مئی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر کوئز قرآن کریم-
12-55 رات- مجلس سوال و جواب 95-5-27-
2-30 رات- چلڈرنز کلاس-
3-35 رات- سویڈش زبان سیکھئے-
4-30 صبح- چلڈرنز کارنر- کوئز قرآن کریم-
5-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- سویڈش زبان سیکھئے-
8-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر
8-50 صبح- چلڈرنز کلاس- 98-5-30
10-35 صبح- چلڈرنز کارنر- کوئز قرآن کریم-
10-55 صبح- خطبہ جمعہ- 98-5-29
12-05 دوپہر- مجلس سوال و جواب- 95-5-27
1-40 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-55 دوپہر- اردو کلاس-
4-35 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے-
7-10 شام- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کی-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

★......★......★......★

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف کراچی نے مختلف بیچلرز اور ماسٹرز پروگرام میں (شام کی کلاسز) داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- یہ پروگرام آرٹس- سائنس- کامرس- فارمیسی کے مضامین سے تعلق رکھتے ہیں- میرٹ لسٹ میں سابقہ تعلیمی ریکارڈ داخلہ ٹیسٹ میں حاصل کردہ نمبر اور انٹرویو کو مدنظر رکھا جائے گا- داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی کے گیٹ نمبر1 سے -/350 روپے کی عوض دستیاب ہیں- اور داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10- جون 98ء ہے- مزید معلومات ان فون نمبر سے حاصل کی جاسکتی ہیں- 479001-5

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے مختلف ماسٹرز- بیچلرز- انٹرمیڈیٹ اور میٹرک لیول کے پروگرام کے بارے میں اعلان کر دیا ہوا ہے- داخلہ فارم مختلف علاقائی دفاتر سے دستیاب ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 6- جون 98ء اور لیٹ فیس کے ساتھ (200 روپے) 17-98ء جون ہے-

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم شاہد محمود صاحب کاہلوں مربی سلسلہ حال مقیم بیلا روس ابن مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح مورخہ 98-2-27 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت مبارک میں عزیزہ امتہ الباسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب دارالصدر غربی کے ہمراہ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا-

عزیز شاہد محمود مکرم چوہدری قائم الدین صاحب کاہلوں آف بھینی بانگر کے پوتے اور مکرم ماسٹر چوہدری نواب الدین آف تلونڈی جھنگلاں کے نواسے ہیں- جبکہ عزیزہ امتہ الباسط مکرم چوہدری نواب الدین صاحب آف دھنی دیو کی پوتی اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال (وفات یافتہ) کی نواسی ہیں-

احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

ولادت

○ مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ ماڈل کالونی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 30- اپریل 98ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے- حضرت صاحب نے بچے کا نام "قویم عبدالکافی" عطا فرمایا ہے- جو خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے-

نومولود محترم عطاء محمد صاحب آف کھاریاں کا پوتا اور محترم شمیم احمد صاحب صدیقی ایڈووکیٹ لاہور کا نواسہ ہے-

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک' صالح' خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنائے-

اعلان نیلامی کوارٹر ملبہ

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر نمبر69 کا ملبہ بذریعہ نیلامی 9 بجے مورخہ 98-5-31 کو فروخت کیا جائے گا- رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائے گی- ضرورت مند احباب استفادہ فرماویں-

(ناظم جائیداد)

درخواست دعا

○ محترمہ سائرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مستری محمد یوسف صاحب سائیکل ورکس جسم پر سوجن کی وجہ سے بیمار ہیں- اور کمزوری بہت ہو گئی ہے-

○ مکرم محمد طارق صاحب ولد محمد شریف صاحب گلشن پارک لاہور کی ایک حادثہ میں ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور شدید چوٹیں آئی ہیں-

○ مکرم سعید خاں صاحب امیر جماعت واہ کینٹ بیمار ہیں-

○ مکرم عبدالحمید صاحب خلیق کارکن دارالضیافت ربوہ مورخہ 22- مئی بروز جمعہ ایک ٹرالی کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں-

○ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی سیل سپروائزر انٹرنیشنل شیزان بند روڈ لاہور- کی ایک ایکسیڈنٹ میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی تین ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے ابھی ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کے بعد بتایا ہے کہ مزید دو ماہ لگ جائیں گے

احباب سے ان سب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی دوم

بعنوان جماعت احمدیہ اور خدمت وطن

○ اول- طاہر احمد منصور اسلام آباد
دوم- منصور احمد خان محمود آباد کراچی
سوم- ایاز محمود راجگڑھ لاہور

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے-

ثاقب کامران ملیر کراچی- ملک خالد مقصود ٹاؤن شپ لاہور- نوید احمد نعیم نارتھ کراچی- راحیل احمد دارالنور فیصل آباد- آصف الرحمان قمر دارالذکر فیصل آباد- اظہر احمد دارالنور فیصل آباد- عدیل احمد نعیم نارتھ کراچی-

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک کرے

بقیہ صفحہ 4

ہے کہ جب ابتدائی مدارج سے ہی بچوں میں علمی جستجو کی حقیقی روح بیدار کی جائے- انہیں بتایا جائے کہ اچھی کتابیں علم و عقل میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں- علم میں اضافہ کسی بھی محفل یا بحث و مباحثہ میں قابل توجہ بناتا ہے- مطالعہ فراغت کے لمحات کو گزارنے کا بہترین ذریعہ ہے- بجائے اس کے کہ آپ ادھر ادھر وقت گزارنے کے طریقے تلاش کریں- اچھی کتب کا مطالعہ کریں- اللہ نے چاہا تو نہ صرف ذہنی صلاحیتیں تقویت پائیں گی بلکہ فرصت کے اوقات سے میل کھاتی ہوئی کتاب کا انتخاب اور مطالعہ بوریت کا احساس دور کر دے گا-

حافظ نے کیا خوب کہا ہے-

"فراغتے وکتابے وگوشہ چمنے"

یعنی فراغت اور فرصت کے لمحات میں اگر کسی چمن میں بیٹھ کر کسی کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو کیا بات ہے- سواپنے فارغ اوقات کو اس صحت مند رجحان کی طرف تقویت دیں- تاکہ ہماری آنے والی نسلیں تنہائی' بوریت اور وقت کے زیاں کی طرف مائل ہونے کی بجائے اہل علم کی فہرست میں نام لکھوا سکیں-

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 28 مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

جمعرات 28 مئی غروب آفتاب	7-09
جمعہ 29 مئی طلوع آفتاب	5-02

عالمی خبریں

انڈونیشیا کے نئے صدر حبیبی نے ملک میں انتخابات جلد کرانے کا وعدہ کرلیا ہے۔ اور خیر سگالی کے طور پر سیاسی قیدیوں کو معافی دے دی ہے۔

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا ہے کہ خلیج میں امریکی فوج کم کر دیں گے۔ ایف ون لڑاکا اور دیگر جنگی طیاروں کو چند روز میں واپس بلا لیا جائے گا عراق کی نگرانی کے لئے صرف ایک جہاز رہ جائے گا۔

سری لنکا میں سرکاری فوج اور باغیوں میں شدید لڑائی سے 43 افراد مارے گئے ہیں۔

سوڈان میں قحط سے ساڑھے تین لاکھ افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ یہاں 9 لاکھ 30 ہزار افراد خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔ ساڑھے تین لاکھ کی حالت نازک ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ بحران سے نمٹنے کے لئے 11 کروڑ ڈالر کی امداد کی ضرورت تھی لیکن صرف 20 فیصد رقم ملی۔

بھارتی وزیر داخلہ ایڈوانی نے کشمیری لیڈروں کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے گورنر اور وزیر اعلیٰ کو کل جماعتی حریت کانفرنس کے رہنماؤں کی نقل و حرکت کی پابندی کی ہدایت بھی کردی ہے۔

بھارت نے خلاء سے ایٹمی میزائل فائر کرنے والے طیاروں کی تیاری شروع کردی ہے۔ اور کہا ہے کہ برصغیر میں اسرائیلی مفادات کا ہم تحفظ کریں گے۔

روانڈا میں ہیضہ کی وباء پھوٹنے سے 34۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ایک ہزار افراد زیر علاج ہیں۔

مصر میں مسلم انتہاپسندوں نے دو آئرش سیاحوں کو پھانسی دے کر ہلاک کر دیا ہے۔

امریکہ نے دس بھارتی سائنس دانوں کی ٹیم کو اپنے ملک واپس بھجوادیا ہے۔

اسرائیل نے جولان کی پہاڑیوں پر یہودیوں کی آبادکاری تیز کردی ہے۔

امریکی تجزیہ نگاروں کے مطابق پاکستان اور بھارت میں چوتھی جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے جنگ کی صورت میں تباہی علاقے کا مقدر بن جائے گی۔

بھارت نے عالمی برادری کو انتباہ کیا ہے کہ پابندیاں ختم کرو ورنہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔

مصر میں فرعونوں کی یادگار ابوالہول کی مرمت کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ مرمت پر 20 لاکھ ڈالر خرچ آئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمارا وجود خطرے میں ہے۔ عالمی برادری بھارت کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ ملکی وقار اور عزت کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔ محب وطن افراد ایٹمی دھماکہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ لیکن ہم بھارت کی طرح پاگل پن میں اہم فیصلے نہیں کریں گے۔ دھماکے کا حق محفوظ ہے فیصلہ قومی مفاد میں ہو گا۔ وادی کشمیر میں کسی بھی قسم کی بھارتی فوجی کارروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔

پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرنے والے ہائی جیکر بلوچ تھے۔ حیدر آباد میں لینڈنگ کے بعد ہائی جیکروں کو یہ تاثر دیا گیا کہ وہ بھارت کے بھوج ایئرپورٹ کے افسر ہیں۔ پاکستانی افسر خود کو بھارتی حکام ظاہر کرکے ہائی جیکروں سے مذاکرات کرتے رہے۔ بعد میں حکام نے صورت حال کا جائزہ لے کر ہائی جیکروں کو دبوچ لیا۔ ملزم گرفتاری تک خود کو بھارتی علاقہ میں ہی سمجھتے رہے۔ انہوں نے 20 کروڑ کا تاوان اور طیارے کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی تھی۔ اور کہا ہمیں پاکستانی حکومت سے دشمنی ہے کیونکہ بلوچستان کو فنڈز نہیں دیئے جارہے۔

بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ پاک فوج سرحد پار ہونے والی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ کنٹرول لائن پر صبر و تحمل کی پالیسی بدلنا ہوگی۔

بھارت عالمی دباؤ مسترد کرتے ہوئے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری جاری رکھے گا۔ یہ بات بھارتی سائنسدان عبدالکلام نے کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی تجربوں پر عارضی طور پر پابندی برقرار رہے گی۔ اعلیٰ ٹیکنالوجی کے 13 شعبوں میں پاکستان سے برتری حاصل کرچکے ہیں۔

سیاچن پر حملہ کے لئے بھارت نے روس سے مدد مانگ لی ہے ایک امریکی اخبار کی رپورٹ کے مطابق سیاچن میں کاری ضرب لگانے اور مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے لئے روس کے ساتھ فوجی معاہدے کی روشنی میں سائبیریا میں تعینات برفانی گاڑیاں خیمے اور وہ سامان بھارت نے طلب کیا ہے جو روسی فوج سائبیریا میں استعمال کرتی رہی ہے۔

نئے بجٹ میں صوبائی سرکاری ملازموں کی تنخواہیں نہ بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ پنجاب حکومت کو وفاقی حکومت سے پوری رقم نہیں ملی یاد رہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کئی سالوں سے واضح اضافہ نہیں ہوا۔ حالانکہ افراط زر کی شرح میں تیزی سے اضافہ کے باعث مہنگائی میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔

پاک بھارت کنٹرول لائن پر جھڑپیں ہوئیں۔ پاک فوج کے جوانوں نے نئے مورچے بنانے کی بھارتی کوشش ناکام بنادی ہے۔ تین بھارتی فوجی ہلاک اور 12۔ زخمی ہو گئے جبکہ 5 بھاگ گئے۔ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ایف 16 طیارے آئندہ ہفتے پاکستان کو مل جائیں گے۔ بھارتی اخبار "انڈین ایکسپریس" نے لکھا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ کانگرس کے اجلاس میں 28 طیاروں کی فراہمی پر غور کر رہی ہے۔

پاک فوج نے کنٹرول لائن پر بھارت کا مواصلاتی اور جاسوسی سٹیشن تباہ کردیا ہے۔

کراچی میں دہشت گردوں نے پی پی آئی کے سربراہ ملک غلام سرور اعوان کے کمسن عزیز سمیت 4۔ افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ ایٹمی حملہ کی صورت میں بھارت غوری میزائل کے ہاتھوں زیادہ نقصان اٹھائے گا۔

حکومت پاکستان نے دو بڑے دھماکوں کی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف جلد ہی نیو کلیئر پیکج کا اعلان کریں گے۔ پیکج کے تحت حکمرانوں کا پرتعیش رہن سہن ختم ہو جائے گا۔

قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف گوجرہ میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ مظاہرین کی پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ ہجوم نے چرچ پر حملہ کرنا چاہا تو پولیس نے شیلنگ کردی اس پر مظاہرین نے اے سی اور ڈی سی کی گاڑیاں توڑ دیں یہ جھڑپیں 5 گھنٹے تک جاری رہیں۔ مذکورہ سانحہ کا پس منظر یہ ہے کہ تین سال قبل حسینیہ کالونی میں کچھ ملزموں قرآن پاک کے پھٹے ہوئے نسخوں کو ردی کی صورت میں ٹرکوں پر لادتے ہوئے پاؤں تلے روند کر قرآن کا تقدس مجروح کیا۔ اہل محلہ کی اطلاع پر یہ نسخے مال مقدمہ کے طور پر سابقہ سول ہسپتال کے کمرہ میں رکھوا دیئے گئے تھے۔ انتظامیہ کے مطابق مذکورہ سانحہ میں آگ بجلی کے شارٹ سرکٹ کے باعث ہوئی۔

پاک فضائیہ کو بھارت کی ممکنہ جارحیت سے روکنے کے لئے چوکس کر دیا گیا ہے۔ میانوالی' سرگودھا' شورکوٹ کے ائیر بیسز کے عملہ کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور سرحدوں کی ہنگامی بنیادوں پر نگرانی کا حکم دیا گیا ہے۔

85 جیلوں میں 30 ہزار قیدی ناکردہ گناہوں کی سزا بھگت رہے ہیں ایک سروے رپوٹ کے مطابق پاکستانی جیلوں میں گنجائش سے ڈبل قیدی ہیں۔

عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ ولی خان نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی دھماکے کی بے وقوفی نہ کرے۔ ہمیں الٹا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ عوام پہلے ہی نچلے درجے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

لشکر طیبہ نے گزشتہ چار ماہ میں 591۔ بھارتی فوجی ہلاک کئے ہیں۔ جن میں ایک کرنل 4 میجر' 2 کیپٹن اور کئی جونیئر افسر شامل ہیں۔

ضروری اعلان

○ بیرون از پاکستان مضمون یا اعلان وغیرہ بھیجنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ایسی تمام چیزیں اپنے امیر صاحب کی معرفت بھجوایا کریں۔

(ادارہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593863
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115

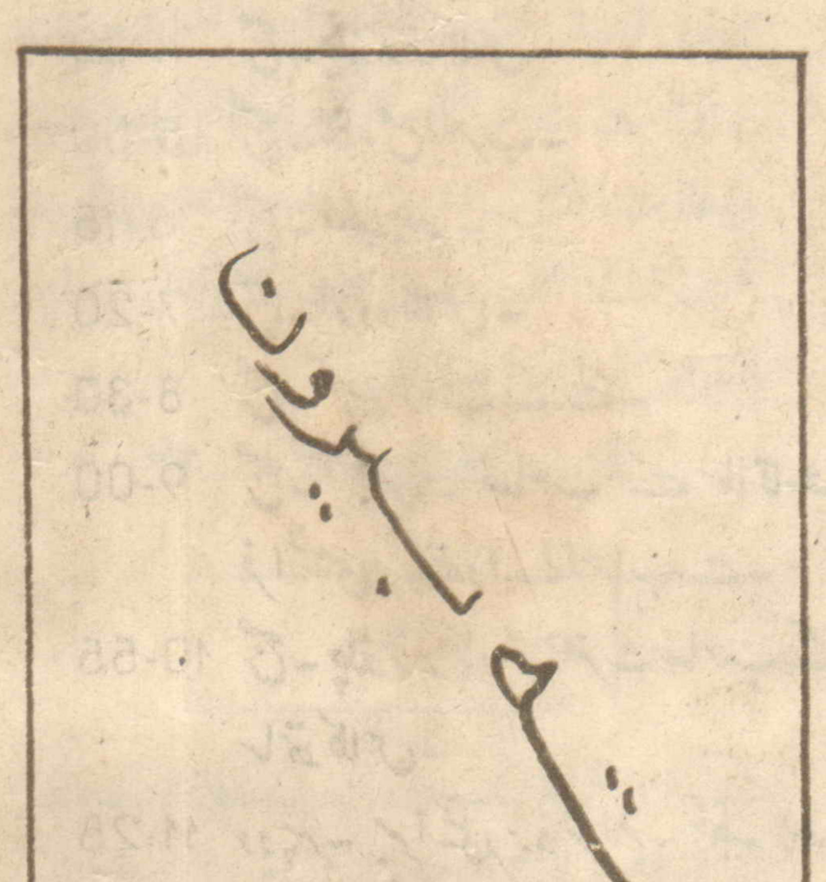

جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659
سفوف اکسیر شوگر 35/
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بال کیلئے 25/
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/
زدجام عشق 900/
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/
ہمدرد نسواں (حب اطہرا) 30/-
اکسیر موٹاپا 40/